چشمۂ فیض

منقبتی مجموعہ

زاہد قریشی حیدرآبادی

حسب فرمائش

جناب محمد جاوید زبیر صدیقی صاحب

منصور پبلشر حیدرآباد

نام کتاب	چشمۂ فیض منقبتی مجموعہ
نام شاعر	محمد آغا مجاہد علی زاہد قریشی
ناشر	آغا منصور علی قریشی
	مکان نمبر 20-6-346 روپ لال بازار شاہ علی بنڈہ حیدرآباد
تعداد اشاعت	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	یکم ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ
کاتب	حبیب ہادی رفاعی
طباعت	اعجاز پریس چھتہ بازار حیدرآباد
قیمت	۴ روپیہ
باہتمام	آغا زبیر علی آغا داؤد علی محمود قریشی

تقسیم کار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

مجاہد دوراں پیر طریقت حضرت علامہ شاہ غلام احمد صاحب گلیمی
سجادہ نشین و خلیفہ حضرت شاہ غلام غوث گلیم پوش چشتی قادری مرزائی رح
کے نام منسوب کرتا ہوں

(زاہد قریشی)
یکم ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعتراف

(چشمۂ فیض) اُن تقدس مآب برگزیدہ سربلند جلیل القدر اولیاء اللہ کی مدحت میں کہے گئے کلام کا مجموعہ ہے جنہوں نے اللہ اور اسکے رسولؐ کی خوشنودی اور دینِ اسلام کی ترقی عالم انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر کے لاکھوں انسانوں کی تاریک آنکھوں کو بصیرت و بصارت کی روشنی دے کر دائرہ اسلام میں شریک کر لیا۔ یہ بظاہر تو بوریا نشین تھے لیکن ان کی ٹھوکروں سے گداؤں کو تاج بخشے اور راہِ اللہ والوں کی چوکھٹوں پر سر خم کرنا بادشاہوں نے اپنے لئے باعثِ افتخار سمجھا جذبۂ ایمان و ایقان سے سرشار ہوتے والی ان پاک ہستیوں میں حق بات کہنے کا سلیقہ تھا انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغام رسانی کا طریقہ معلوم تھا۔ دین اسلام کی ترقی اور خدائی قانون کی روشنی میں انسانیت کی رہنمائی کا کام کسی وزیر یا بادشاہ نہیں کیا بلکہ خلفائے راشدینؓ صحابۂ کرامؓ کے بعد ہی گلیم پوش قلندروں جفاکش درویشوں بوریا نشین فاقہ کشوں نے وہ حسن خوبی سے انجام دیا کہ کونے کونے میں کلمۂ توحید عام ہو گیا اور پرچم اسلام لہرانے لگا جس کی مثال ہندوستان میں حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے پیش کی ہے جن کی دعوت اسلام کا نتیجہ تھا کہ ہندوستان کے ۹۹ لاکھ انسان دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ان اللہ والوں کے قول و فعل میں اتنی ہم آہنگی تھی کہ ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں نوشتۂ تقدیر بن جاتی۔ بیشک ان کے ہاتھوں پہ اللہ کا ہاتھ تھا ان کی جبینوں پر نور خدا چمکتا تھا۔ تفاسیر قرآن احادیث و تاریخ اسلام

صحابہ رضؓ و اولیاء کی کتابوں کے مطالعہ سے یہی ایک بات واضح ہوتی ہے کہ خلفائے راشدین رضؓ و صحابہ رضؓ کے بعد امت محمدیؐ میں ہر حیثیت سے فضل و کمالات علم و عمل زہد و تقویٰ عبادت و ریاضت میں جامع و کامل اولیاء اللہ ہی رہے ہیں اور ان جیسی ہی مقدس ہستیوں کے ذریعہ دین اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ تا قیامت جاری رہیگا۔ اولیاء اللہ کی سیرت و محاسنِ احوال و اقوال پر لکھنے والوں نے نثر و نظم میں اتنا کچھ لکھا ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں ہے اور لکھنا بھی چاہیئے کیونکہ یہ کار خیر ہے۔ زیر نظر منقبتی مجموعہ (چشمۂ فیض) اسی خیال کا آئینہ دار ہے۔ جس میں حمد و نعت کے بعد خلیفہ چہارم امام اولیاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مدحت کے علاوہ (۳۵) جلیل القدر اولیاء اللہ پر لکھی گئی منقبتیں بسلسلہ شجرۂ طریق شامل ہیں۔ غرض کے یہ مختصر مجموعہ (چشمۂ فیض) اولیاء اللہ سے عقیدت و محبت کا گلدستہ ناظرین کے پیش خدمت ہے یقین کامل ہے کہ (چشمۂ فیض) کو نگاہ عقیدت سے دیکھا جائیگا۔

زاہد قریشی

۱/۱۲/۱۹۰۶

محمد آغا مجاہد علی زاہد قریشی
روپ لال بازار شاہ علی بنڈہ حیدرآباد

حمدِ باری تعالیٰ

کہتا ہے کون عرش پہ تیرا ظہور ہے
دل ہے مقام تیرا تو آنکھوں میں نور ہے

بندہ ہے تجھ سے دور نہ تو اُس سے دور ہے
لیکن کہاں یہ بندے کو اتنا شعور ہے

تجھ سے ہے رنگ و بُو تو کلی میں سرور ہے
بھونرے کے عشق میں تیری چاہت ضرور ہے

کیوں اک جھلک پہ لٹ گیا دیوانہ ہو کے قیس
لیلیٰ جسے وہ کہہ گیا تیرا ظہور ہے

زاہد یہ اس کے قول کی ادنیٰ دلیل ہے
لیلیٰ جہاں ہے قیس ہے موسیٰؑ ہے طور ہے

نعت شریف

آپ اپنے نور سے حق نے کیا روشن چراغ
عرش و کرسی نہ تھے تھے مصطفےٰؐ روشن چراغ

ماہ و انجم آپؐ کے انوار کی ادنیٰ مثال
ہے چراغِ نور کی ہر اک ضیا روشن چراغ

اُن کی سیرت کا کروگے کونسا لمحہ بیاں
لمحہ لمحہ زندگی کا رہنما روشن چراغ

آپؐ کی ذات مقدس مرکز انوار ہے
چھو لیا قدموں کو جس نے ہوگیا روشن چراغ

صحابہؓ و اولیاءؒ خواجہ قطبؒ ابدال غوث
آپ سے کتنے ہوئے ہیں جابجا روشن چراغ

تا قیامت دین حق قائم رہے گا آپؐ سے
سلسلہ در سلسلہ ہیں اولیاء روشن چراغ

دور ظلمت کیوں نہ ہو زاہدؔ ضیائے نور سے
ہیں محمد مصطفیٰؐ کے نقش پا روشن چراغ

مدحت حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اُس کو زمانے بھر سے نہیں واسطہ علیؓ
پیشِ نظر ہو جس کے تمہاری رضا علیؓ

بھائی رسولؐ کے ہیں تو شوہر بتولؓ کے
کس کی سمجھ میں آئے مقام آپؓ کا علیؓ

ہے بسترِ رسولؐ مگر جلوہ گر ہیں آپؓ
اللہ ہی جانتا ہے مقام آپؓ کا علیؓ

دم بھر میں اُس کی مشکلیں آسان ہو گئیں
مشکل میں جس نے تم کو پکارا ہے یا علیؓ

اللہ کے رسولؐ کہیں جس کو بوترابؓ
اُس پہ زمانہ کیوں نہ کرے جاں فدا علیؓ

مدت سے ہے تمنا نجف میں بلائیے
میں منتظر ہوں آپؓ کے دیدار کا علیؓ

زاہد پہ بھی نگاہِ کرم کیجیے کبھی
یہ بھی تمہارے در کا ہے ادنیٰ گدا علیؓ

منقبت حضرت سیدنا خواجہ حسن بصریؒ

ہیں امامِ صوفیا یا حضرتِ خواجہ حسنؒ
پیشوائے اولیا یا حضرتِ خواجہ حسنؒ

بخش دی فاروقؓ نے عظمت تمہارے نام کو
کس کا ایسا مرتبہ یا حضرتِ خواجہ حسنؒ

آپ سلطانِ طریقت علم و حکمت کے چراغ
ہو سراجِ اولیا یا حضرتِ خواجہ حسنؒ

علم و حکمت سے تمہارے اک جہاں سیراب ہے
کیا ولی کیا صوفیا یا حضرتِ خواجہ حسنؒ

تقویٰ و تفسیر سے کر دیا تم نے عیاں
بندگی کا فلسفہ یا حضرتِ خواجہ حسنؒ

ہاں علی مشکل کشاؓ سے آپ کو ہے شرفِ بیعت
ہو بیاں کیا مرتبہ یا حضرتِ خواجہ حسنؒ

ہو بھی جاتا ہے عنایت کی نظر بس اک نظر
ہے یہ زاہد بے نوا یا حضرتِ خواجہ حسنؒ

حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رح

محبوبِ کبریا کی جلوہ نمائی دیکھی — بصرہ کی سرزمیں پہ شانِ خدائی دیکھی
اک بوریا نشیں کی حق تک رسائی دیکھی — واحد کے آستاں پر ہم نے خدائی دیکھی
کمبل میں ان کی کمائی دریائے فیض دیکھا — دیکھا کرم خدا کا شانِ گدائی دیکھی
خواجہ حسن ہیں انکے شیرِ خدا بھی انکے — پردے میں خواجگی کے مشکل کشائی دیکھی

پوچھو نہ ہم سے زاہد کیا کیا نظر نے دیکھا
جس کو نبی کا دیکھا اس کی خدائی دیکھی

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رح

وارثِ خیر البشر یا فضیل ابن عیاض رح — دینِ حق کے راہبر یا فضیل ابن عیاض رح
ہے بڑی مشکل گذر یا فضیل ابن عیاض رح — کچھ میری لیجئے خبر یا فضیل ابن عیاض رح
کیوں پھرے وہ دربدر لیکے اپنی چشم تر — جو فدا ہے آپ پر یا فضیل ابن عیاض
پیر کامل رہنما واسطے خیر الوریٰ — ہو کرم کی اک نظر یا فضیل ابن عیاض
تم نہ پوچھو کے اگر جائے پھر زاہد کدھر — رنج و غم ہیں اوج پر یا فضیل ابن عیاض رح
ہے تمنا دیکھ لوں میں چہرۂ انوار کو — آؤ کملی اوڑھ کر یا فضیل ابن عیاض رح

کیجئے بحقِ خدا نائب مشکل کشا رض
حالِ زاہد پہ نظر یا فضیل ابن عیاض رح

حضرت خواجہ ابراہیم بن ادھم بلخیؒ

ہیں سوا رنج و الم شاہا ابراہیم ادھمؒ — کفر کے کب تک ستم شاہا ابراہیم ادھمؒ

ہر طرف ظلمت کے سائے ہر طرف جبر و ستم — ایک ہم لاکھوں الم شاہا ابراہیم ادھمؒ

سرزمینِ ہند پر بے کس و مجبور ہیں ہم — لٹ رہے ہیں دم بدم شاہا ابراہیم ادھمؒ

ہو کوئی صدقہ عطا حضرتِ فاروق کا — رکھئیے نسبت کا بھرم شاہا ابراہیم ادھمؒ

ہو ہماری زندگی کا خاتمہ ایمان پر — ہے کسے دولت کا غم شاہا ابراہیم ادھمؒ

دشمنوں کے درمیاں ہم ہیں سلامت جو یہاں — خواجگی کا ہے بھرم شاہا ابراہیم ادھمؒ

زاہدِ کمتر کی خواجہؒ لاج بس رکھ لیجیے
رہ بھی جانا ہے بھرم شاہا ابراہیم ادھمؒ

حضرت خواجہ سدید الدین حذیفہ مرعشیؒ

ملکِ دمشق میں بھی کیا شانِ خواجگی ہے — ہر سو ہے فیض جاری ہر سمت روشنی ہے

خواجہ سدید الدین کے گلزارِ معرفت میں — عرفاں کی ہے خوشبو ایماں کی تازگی ہے

مرعش وطن ہے اُن کا بصرہ میں اُنکا روضہ — دونوں طرف برابر رحمت برس رہی ہے

اُن کی عنایتوں کا محتاج ہے زمانہ — فضلِ خدا سے ہر اک بگڑی وہاں بنی ہے

نسبت سے اولیا کی کیا کچھ نہیں ہے پایا — ایمان کو حرارت دل کو جِلا ملی ہے

لطف و کرم کچھ ایسا مجھ پہ ہوا ہے زاہدؔ
جب بھی لیا وسیلہ ہر اک بلا ٹلی ہے

حضرت خواجہ امین الدین ھبیرۃ البصریؒ

زمانے بھر میں ہے چرچہ امین الدین خواجہ کا ہے روضہ فیض کا دریا امین الدین خواجہ کا

مٹائی کفر کی ظلمت لٹائی علم کی دولت ہوا ہے اک جہاں شیدا امین الدین خواجہ کا

سدا گونجے فضاؤں میں صدا اللہ اکبر کی رہا ہر دم یہی منشا امین الدین خواجہ کا

وہ چادر فقر کی اوڑھے بہائے فیض کا دریا ملا کس کو نہیں صدقہ امین الدین خواجہ کا

سمجھ میں کس کی آیا ہے مقام اولیا زاہد
ہم سے ہے سوا رتبہ امین الدین خواجہ کا

حضرت خواجہ کریم الدین علو ممشاد دینوریؒ

وہ اک روشن ستارہ ہے علو ممشاد دینوری جسے تم نے سنوارا ہے علو ممشاد دینوریؒ

جسے دیکھا نظر بھر قلب اسکا ہوگیا روشن کرشمہ اک تمہارا ہے علو ممشاد دینوریؒ

متاعِ دین کی خاطر مٹانا اپنی ہستی کو رہا منشا تمہارا ہے علو ممشاد دینوریؒ

مہک آتی رہی برسوں وہاں سے مشک و عنبر کی جہاں تم نے گذارا ہے علو ممشاد دینوریؒ

بڑی سرکار ہے خواجہ بڑا رتبہ تمہارا ہے کوئی قسمت کا مارا ہے علو ممشاد دینوریؒ

غریبی ہے تمنا ہے در طیبہ نہ جانے کی وسیلہ اک تمہارا ہے علو ممشاد دینوریؒ

ہے کتنا آدمی زاہد بھلا اُس کا بھرم کتنا
بھرم سارا تمہارا ہے علو ممشاد دینوریؒ

حضرت خواجہ شرف الدین ابو اسحاق شامیؒ

پیئے جو ایک پیمانہ ابو اسحاق شامی کا
رہے تا حشر مستانہ ابو اسحاق شامیؒ کا

نہ سمجھو اے خرد والو کبھی تم اسکو دیوانہ
بڑا دانا ہے دیوانہ ابو اسحاق شامی کا

کبھی اتری نہ اترے گی یہاں کے رند کی مستی
ہے کچھ ایسا یہ میخانہ ابو اسحاق شامی کا

یہاں سے اولیا خواجہ قطب ابدال نکلے ہیں
ہے یہ دربار شاہانہ ابو اسحاق شامی کا

اُسے کیا فکر ہو زاہدؔ اسے کیا خوف شیطاں کا
ازل سے ہے جو دیوانہ ابو اسحاق شامی کا

حضرت خواجہ قدوۃ الدین ابو احمد ابدال چشتیؒ

ہے ہمارے سر میں سودا چشت کے بازار کا
اپنے ہاتھوں میں ہے دامن احمدِ سرکارؒ کا

اُن کا ہے کافی وسیلہ دونوں عالم کے لئے
ان کے ہاتھوں میں ہے دامن احمدِ مختارؐ کا

وہ حسنؓ کے لال ہیں انکا گھرانہ ہے بڑا
جو ہوا انکا ہوا ہے حیدرِ کرارؓ کا

درحقیقت اولیا ہیں انبیا کے جانشیں
مل گیا مجھ کو پتہ ہے سیدِ ابرارؐ کا

جس کا دیوانہ ہوا ہوں ان کی یہ پہچان ہے
ایک عالم ہے دیوانہ اس رخِ انوار کا

ہے تمنا دیکھ لوں زاہدؔ میں اپنی آنکھ سے
ہے تصور میں جو نقشہ احمدیؒ سرکار کا

حضرت خواجہ ناصح الدین ابو محمد ابدال چشتیؒ

تم وارث علیؓ ہو خواجہ ابو محمدؒ — معراج خواجگی ہو خواجہ ابو محمدؒ
نورِ نظر حسنؑ کے پیارے ہو تم علیؑ کے — ولیوں کے تم ولی ہو خواجہ ابو محمدؒ
گلزارِ پنجتنؑ کی لے کے مہک جو آئے — وہ پھول حیدریؓ ہو خواجہ ابو محمدؒ
تم ہو سکون دل کا تم سے ہے جاں کو راحت — آنکھوں کی روشنی ہو خواجہ ابو محمدؒ
ہو علم کا خزانہ فیضان کا ہو دریا — تم شان خواجگی ہو خواجہ ابو محمدؒ

بھٹکے گا کیوں یہ زاہد منزل کی جستجو میں
جب راہ بر تم ہی ہو خواجہ ابو محمد

حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتیؒ

بیاں ہو کیا کسی سے مرتبہ یوسف چشتی کا — خدا کے ہو گئے ہیں اور خدا یوسف چشتیؒ کا
بھٹکنا غیر ممکن ہے زمانے کے حوادث میں — وہ جس کو مل گیا ہے نقش پا یوسف چشتیؒ کا
نبیؐ اسکے علیؑ اسکے ہیں سب ہی اولیا اسکے — خدا کا ہو گیا ہے جو ہوا یوسف چشتیؒ کا
وسیلہ در وسیلہ اُن کی جو نسبت چلی آئی — ازل سے تا ابد ہے سلسلہ یوسف چشتیؒ کا
وہ بوئے مصطفیٰؐ جو چشت کے گلزار تک آئی — اسی سے گلستاں مہکا رہا یوسف چشتیؒ کا

محب حق ہیں اُن کی وسعتوں کا کیا بیاں زاہد
نبیؐ سے جا ملا ہے سلسلہ یوسف چشتیؒ کا

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

کب تک یہ بیقراری خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ
کب تک یہ آہ و زاری خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

لاکھوں کی تم نے پل میں بگڑی بنائی خواجہ
کب ہے ہماری باری خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تم ہو محب حق کے پیارے ہو تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
کیا شان ہے تمہاری خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تم چشت کے ہو والی ہندالولی کے در سے
فیض کرم ہے جاری خواجہ مودود چشتی

زاہد کو کچھ عطا ہو دربار خواجگی سے
یوں ہی عمر گذاری خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ شریف الدین حاجی شریف زندانی رحمۃ اللہ علیہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ ہیں نور نظر یا پیر زندانی رحمۃ اللہ علیہ
علی رضی اللہ عنہ کے آپ ہیں لخت جگر یا پیر زندانی رحمۃ اللہ علیہ

عطا ہو جائے کچھہ فیض نظر یا پیر زندانی رحمۃ اللہ علیہ
صدا میری نہ جائے بے اثر یا پیر زندانی رحمۃ اللہ علیہ

ہے کافی زندگی بھر کے لئے مجھہ پر عنایت کی
تمہاری اک نظر بس اک نظر یا پیر زندانی رحمۃ اللہ علیہ

تمہارے ہو گئے خواجہ کہاں پھر اور ہم جائیں
ہماری کچھہ تو لیجے گا خبر یا پیر زندانی رحمۃ اللہ علیہ

عطا ہو جائے گر صدقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یا شہہ والا
نہ مانگوں پھر کسی سے عمر بھر یا پیر زندانی رحمۃ اللہ علیہ

صدائیں دے چکا زاہد کچھہ اسکی لاج رکھ لیجے
صدا جائے نہ اسکی بے اثر یا پیر زندانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ عثمان ھارونی چشتی رح

بڑی سرکار ہے رتبہ بڑا عثمان ہارونی رح
زہے قسمت تمہارا آسرا عثمان ہارونی رح

تمہاری نسبت کامل پہ شاہا ناز کرتے ہیں
قطب خواجہ قلندر اولیا عثمان ہارونی رح

دکھایا راستہ ایسا کہ منزل خود چلی آئی
نہیں ہے کوئی تم سا رہنما عثمان ہارونی رح

نگاہ لطف کہتے ہیں جسے وہ آپ ہی کی ہے
ہر اک آتشکدہ گلشن ہوا عثمان ہارونی رح

دہر میں جس طرف اٹھی نظر بدلا دیا نقشہ
بلند اسلام کا پرچم ہوا عثمان ہارونی رح

اسی نے حوصلہ پایا جہاں کی رہنمائی کا
تمہارے جس نے پائے نقش پا عثمان ہارونی رح

گیا خالی نہ کوئی بے نوا دربار عالی سے
بنایا راہزن کو رہنما عثمان ہارونی رح

عنایت کیجئے خواجہ کرم فرمائیے اس پر
پھرے کب تک یہ زاہد بے نوا عثمان ہارونی رح

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح

اجمیر کی گلی میں قصہ عجیب دیکھا
مردے میں جان آئی جاگا نصیب دیکھا

دیکھا ہے تو نے واعظ تربت پہ پھول چادر
خواجہ کو اہل دل نے حق کے قریب دیکھا

سب کو کہاں میسر گنبد کا پیارا منظر
لایا نصیب جو بھی وہ خوش نصیب دیکھا

پھرتا کہاں کہاں ہے منزل کی جستجو میں
خواجہ کے آستاں پر طیبہ قریب دیکھا

جن کی عنایتوں کا محتاج ہے زمانہ
دربار خواجگی رح میں ایسے غریب دیکھا

آیا ادب سے جو بھی زاہد مقام پایا
اس کا بلندیوں پر ہم نے نصیب دیکھا

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

تم ہو میرا سہارا یا بختیار کاکیؒ
ہوں میں گدا تمہارا یا بختیار کاکیؒ

نظر کرم خدارا یا بختیار کاکیؒ
مشکل ہوا گزارا یا بختیار کاکیؒ

دہلی کی سر زمیں کو پر نور کر دیا ہے
ہر نقش پا تمہارا یا بختیار کاکیؒ

خالی نہ کوئی لوٹا خواجہ تمہارے در سے
جس نے تمہیں پکارا یا بختیار کاکیؒ

سب کو ملا ہے لیکن میری نہ باری آئی
دیکھئے کوئی آتارا یا بختیار کاکیؒ

نسبت ہے تم سے خواجہ نسبت کی لاج رکھنا
زاہدؔ بھی ہے تمہارا یا بختیار کاکیؒ

حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

دربار ہم نے تیرا خواجہ فریدؒ دیکھا
لطف و عطا کا چشمہ بابا فریدؒ دیکھا

پاتی ہے آستاں سے ایماں میں حرارت
دل کا عجیب عالم خواجہ فریدؒ دیکھا

دنیا میں اس نے دیکھی جنت کی اک کیاری
دربار جس نے تیرا شاہا فریدؒ دیکھا

اک ہم ہی کیا ہیں تم پر عالم فدا ہوا ہے
ہم نے زمانے بھر کو شیدا فرید دیکھا

چھٹتی ہے دل کی زاہدؔ سب تیرگی یہاں پر
مرکز ہے روشنی کا روضہ فرید دیکھا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہیؒ

انداز ہ کہاں لوگو کچھ ان کی رسائی کا
ہر شئے پہ تصرف ہے محبوب الٰہیؒ کا

محبوب خدا کے ہیں ہر شئے پہ حکومت ہے
بھرتے ہیں میرے خواجہ کشکول سوالی کا

سر اُن کے ہی روضہ پہ خم ہوتے ہیں شاہوں کے
محتاج زمانہ ہے سب اُن کی گدائی کا

رہتی ہے خبر سب کی کہنے کی ضرورت کیا
دربار الٰہی میں کیسا ذکر تباہی کا

گنبد پہ تیری خواجہ جھرمٹ ہے فرشتوں کا
دربار تیرا ہے یا جلوہ ہے خدائی کا

روتا ہے تو کیوں زاہدؔ آنکھوں میں نمی کیسی
ہے سر پہ تیرے سایہ محبوب الٰہیؒ کا

حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ

دیکھا نظر نے جب سے روضہ نصیرؒ کا ہے
دل میں خیال ہر دم خواجہ نصیرؒ کا ہے

ادنیٰ ہے اس نظر میں ایوان بادشاہی
دربار جس نے دیکھا شاہا نصیرؒ کا ہے

آساں نہیں سمجھنا اہل خرد سمجھ لیں
روشن چراغ دہلی رتبہ نصیرؒ کا ہے

تکتا ہے میری صورت حسرت سے کیوں زمانہ
جو کچھ مجھے ملا ہے صدقہ نصیرؒ کا ہے

میری نظر ہے در پہ انکی نظر ہے مجھ پہ
کچھ معاملہ ہی ایسا میرا نصیرؒ کا ہے

دیکھی ہے مصطفائی پیرزے میں خواجگی کے
زاہدؔ نہ پوچھ مجھ سے کیا کیا نصیرؒ کا ہے

حضرت علامہ خواجہ کمال الدین چشتیؒ

کیجئے نظر ادھر بھی حضرت کمال چشتیؒ
یوں آئے کی کسی کی حضرت کمال چشتیؒ

کب سے کھڑا ہوا ہوں خواجہ یہ آس لیکے
ہوگی نظر تمہاری حضرت کمال چشتیؒ

طیبہ نگر کا صدقہ ہند الولی سے ہو کے
بٹتا ہے آکے دہلی حضرت کمال چشتیؒ

سب کچھ تمہیں ملا ہے فیضان اولیا کا
تم سے ہے فیض جاری حضرت کمال چشتیؒ

زاہد نے بارہا یہ آواز تم کو دی ہے
جائے گا یہ نہ خالی حضرت کمال چشتیؒ

حضرت خواجہ شیخ سراج الدین چشتیؒ

گل گلزار چشتی ہو بہار خواجگی تم ہو
گلستان نصیریؒ کے گلوں کی تازگی تم ہو

مہکتے جا رہے ہیں آج بھی دل بوئے نسبت سے
سکون قلب و جاں ہو تم دلوں کی تازگی تم ہو

معطر دل ہوئے ہیں تازگی ایمان میں آئی
نجف سے جو چلی آئی وہی بوئے علیؓ تم ہو

مٹائی کفر و باطل کی یقیناً تیرگی تم نے
ضیاء شمع رسالت کی سراج الحق وہی تم ہو

رہیگا علم و عرفاں کا اجالا تم سے محشر تک
چراغ نور احمد سے جو پھیلی روشنی تم ہو

فرشتے رشک کرتے ہیں وہ جن کی پارسائی پر
قسم اللہ کی خواجہ وہ کامل آدمی تم ہو

تمہارا ہو کے یہ زاہد کرے کیوں فکر دنیا کی
یہ مانا میں پریشاں ہوں میرے خواجہ سخی تم ہو

حضرت خواجہ شیخ علیم الدین چشتیؒ

کیا کیا نظر نے دیکھا گجرات کی زمیں پر — دیکھا کرم خدا کا گجرات کی زمیں پر
سویا نصیب جاگا گجرات کی زمیں پر — ہے فیض اولیا کا گجرات کی زمیں پر
ہر سمت ہے اجالا گجرات کی زمیں پر — اترا ہے اک ستارا گجرات کی زمیں پر
حبِ نبیؐ کی دولت لٹتی رہی یہاں پر — مرکز ہے اولیا کا گجرات کی زمیں پر
نسبت ہے اس زمیں کو طیبہ کی سرزمیں سے — آتی ہے بوئے طیبہ گجرات کی زمیں پر
ولیوں کے گھر ولی وہ آئے علیم چشتیؒ — ہر سو ہوا اجالا گجرات کی زمیں پر

روضہ علیم الدین کا دیکھا ہے میں نے زاہدؔ
اجمیر دیکھ آیا گجرات کی زمیں پر

حضرت خواجہ شیخ محمود راجن چشتیؒ

بڑی دولت ملی جو در ملا محمود راجنؒ کا — ملا قسمت سے زاہدؔ آسرا محمود راجنؒ کا
اٹھی جس سمت بھی نظریں بکھیرے فیض کے موتی — جو دیکھا اک نظر وہ ہو گیا محمود راجنؒ کا
چلے جس سمت وہ سب اولیا تعظیم کو ٹھہرے — بلند ہے اولیا میں مرتبہ محمود راجنؒ کا
شعور بندگی دی ہے انہوں نے اک زمانے کو — ہے اب بھی فیض جاری جا بجا محمود راجنؒ کا

یہاں فضلِ خدا سے ٹل گئی ہیں مشکلیں زاہدؔ
دیا ہے جب بھی میں نے واسطہ محمود راجنؒ کا

حضرت خواجہ شیخ جمال الدین جمن چشتی رح

کچھ ایسی شان و عظمت ہے جمال الدین چشتی کی
ہر اک شئے پہ حکومت ہے جمال الدین چشتی کی

اسی سرکار میں آکر جبیں شاہوں کی جھکتی ہے
عجیب شانِ ولایت ہے جمال الدین چشتی کی

جو دیکھے اُن کا چہرہ کلمہ توحید پڑھتا ہے
یہ ادنیٰ سی کرامت ہے جمال الدین چشتی کی

خدا کی راہ میں جس نے مٹا دی اپنی ہستی کو
اسی نے پائی نعمت ہے جمال الدین چشتی کی

اسی کو دین و دنیا میں بلند و سرخرو دیکھا
کہ حاصل جس کو نسبت ہے جمال الدین چشتی کی

اسے کیا خوف باطل کا اسے کیا کفر کا کھٹکا
وہ جس دل میں محبت ہے جمال الدین چشتی کی

غلام خواجہ چشتی کا زاہدؔ پوچھنا کیا ہے
صدا اس پر عنایت ہے جمال الدین چشتی کی

حضرت خواجہ شیخ حسن محمد چشتی رح

نسبت تمہارے در سے خواجہ حسنؒ محمد
اُلفت تمہارے گھر سے خواجہ حسنؒ محمد

میرے لئے ہے کافی نقش قدم تمہارے
کیا کام راہ بر سے خواجہ حسنؒ محمد

کہنے کی کیا ضرورت جو حال دل ہے میرا
ظاہر ہے چشم تر سے خواجہ حسنؒ محمد

کچھ قلب ناتواں پر کیجئے نظر خدارا
سجدے ہیں بے اثر سے خواجہ حسنؒ محمد

ہے مدعائے زاہدؔ ایماں رہے سلامت
مطلب نہیں ہے زر سے خواجہ حسنؒ محمد

حضرت خواجہ شمس الدین ابو الحسن شیخ محمد چشتی رح

ہے مظہر ولایت قامت ابو الحسن رح کی — ہے شمع ہدایت سیرت ابو الحسن کی
سرکار کی عنایت اللہ کا کرم ہے — جو ہم کو مل گئی ہے نسبت ابو الحسن رح کی
حق سے ملا ہے انکو رتبہ قطبیت کا — برتر ہے اولیاء میں عظمت ابو الحسن رح کی
گجرات کی زمیں پہ اک شمس دین کا ہے — مرکز ہے روشنی کا تربت ابو الحسن رح کی
کیا مرتبہ ہے کس کا ہمعصر جانتے ہیں — کس کی سمجھ میں آئے عظمت ابو الحسن رح کی

لائے کلیم زاہد خواجہ محی الدین رح سے
دہلی میں بٹ رہی ہے دولت ابو الحسن رح کی

حضرت خواجہ محی الدین یحییٰ مدنی چشتی رح قطب مدینہ

گجرات وطن اُن کا تربت ہے مدینے میں — ہیں قطب مدینہ وہ شہرت ہے مدینے میں
قربت میں رسالت کی وہ ماہ ولایت ہے — کیا جانیے کیا اُن کی عظمت ہے مدینے میں
اک شمع رسالت ہے اک نور ولایت ہے — الفت ہے مدینہ سے نسبت ہے مدینے میں
ہاں ہند سے طیبہ میں آقا نے بلایا ہے — کیا ان کی خدا جانے عظمت ہے مدینے میں

خوشبوئے رسالت ہے خوشبوئے ولایت ہے
میں کیوں نہ کہوں زاہد جنت ہے مدینے میں

حضرت خواجہ شیخ شاہ کلیم اللہ چشتی شاہجہاں آبادی

دربار تیرا عالی شاہا کلیم چشتیؒ
شاہ و گدا سوالی شاہا کلیم چشتیؒ

در سے تیرے سوالی شاہا کلیم چشتیؒ
لوٹا نہ کوئی خالی شاہا کلیم چشتیؒ

جاگا نصیب اُس کا وہ سرخرو ہوا ہے
جس پہ نگاہ ڈالی شاہا کلیم چشتیؒ

نظروں کو نور بخشے دل کو سرور بخشے
یہ بارگاہِ عالی شاہا کلیم چشتیؒ

وہ وقت جلد آئے دہلی میں آکے زاہدؔ
روضہ کی چومے جالی شاہا کلیم چشتیؒ

حضرت خواجہ شاہ نظام الدین اولیا چشتیؒ اورنگ آبادی

شمع ایماں کیا جلی شاہ نظام الدین ولیؒ
شام ظلمت کی ڈھلی شاہ نظام الدین ولیؒ

آپ سے پہلے یہاں پہ تھا عجیب اک اضطراب
تھی دلوں میں بے کلی شاہ نظام الدین ولیؒ

آپ کے آنے سے آئیں ہیں ہزاروں برکتیں
بات عرفاں کی چلی شاہ نظام الدین ولیؒ

میکدوں میں دھوم ہے مستیاں ہیں چارسو
مچ گئی ہے کھلبلی شاہ نظام الدین ولیؒ

جام وحدت پی گئے جی گئے ہم جی گئے
کھل گئی دل کی کلی شاہ نظام الدین ولیؒ

دیکھ آؤں سوئے طیبہ ہے تمنا یہ میری
آپ کی دیکھی گلی شاہ نظام الدین ولیؒ

یاد زاہدؔ نے کیا جب کسی مشکل میں تمہیں
اُسکی ہر مشکل ٹلی شاہ نظام الدین ولیؒ

حضرت علامہ خواجہ فخر الدین فخر جہاں چشتی دہلوی

حق کے ولیؒ ہو اور محب النبیؐ ہو تم
سلطانِ عارفین ہو شان علیؓ ہو تم

لاکھوں چراغ تم سے جلے جا بجا جلے
ہر تیرگی کے واسطے اک روشنی ہو تم

وہ جس کے آگے شمس و قمر ماند پڑ گئے
وہ نور کی ضیا ہو ضیا دائمی ہو تم

بحر العلوم فخر زماں فخر دین ہو
ابن ولیؒ ہو کامل و اکمل ولیؒ ہو تم

زاہد تمہارے در کا ازل سے گدا رہا
خواجہ قسم خدا کی ازل سے سخی ہو تم

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی چشتیؒ

نور احمد کی ضیا نور محمد مہارویؒ
تم ہو ٹکڑا نور کا نور محمد مہارویؒ

نور کا دریا محمد مصطفےٰ صلی علیٰ
تم ہو قطرہ نور کا نور محمد مہارویؒ

آسمانِ معرفت سینہ جو چمکتا ہی رہا
وہ ستارا نور کا نور محمد مہارویؒ

کیوں نہ پھیلے شمع عرفاں کا اجالا چار سو
نام پیارا نور کا نور محمد مہارویؒ

تم پہ شیدا ہے زمانہ کیوں نہ ہو زاہد نثار
تم ہو جلوہ نور کا نور محمد مہارویؒ

حضرت خواجہ شاہ محمد سُلیمان چشتی تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

وہ مکین لامکاں خواجہ سلیماں تونسوی رح
وہ چراغ گوشۂ کون و مکاں خواجہ سلیماں تونسوی رح

تم پہ صدقے دل و جاں خواجہ سلیماں تونسوی رح
تم سے روشن اک جہاں خواجہ سلیماں تونسوی رح

خوف کیوں کر ہو مجھے بخشش کا روزِ حشر میں
آپ ہیں غوثِ زماں خواجہ سلیماں تونسوی رح

آپکی نسبت سے بخشے جائیں گے بے شک حضور
کارواں در کارواں خواجہ سلیماں تونسوی رح

خاک قدموں کی ملے زاہد کو ہے یہ بھی بہت
یہ کہاں اور تم کہاں خواجہ سلیماں تونسوی رح

حضرت خواجہ حافظ محمد علی چشتی خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ

سجدے قدم قدم پہ حافظ رح کے آستاں پر
کرتے ہیں ماہ و اختر حافظ رح کے آستاں پر

ہیں لب پہ ہو کے نعرے آنکھوں میں کیف و مستی
پھرتے ہیں یوں قلندر حافظ رح کے آستاں پر

ادنیٰ ہو یا ہو اعلیٰ اپنے ہو یا پرائے
پاتے ہیں فیض اکثر حافظ رح کے آستاں پر

آنکھیں ہوئی منور دل نے سکون پایا
اک نور کا ہے منظر حافظ رح کے آستاں پر

اجڑے ہوئے بسے ہیں خواجہ کی اک نظر سے
دیکھا ہے میں نے اکثر حافظ رح کے آستاں پر

ہو پیر شاہ مرزا رح شاہ غوث شاہ گلیمی رح
دیکھے وہ ہم نے رہبر حافظ رح کے آستاں پر

فیض و عطا کا انکے کیا پوچھنا ہے زاہد
سب کو ملا برابر حافظ رح کے آستاں پر

حضرت خواجہ شاہ غلام حسین مرزا سردار بیگ بلخی چشتیؒ

عقیدت سے جو مانگا مل گیا دربار مرزاؒ سے
ہے جاری فیض کا چشمہ درِ انوار مرزاؒ سے

گیا خالی نہ کوئی بے نوا سرکار مرزاؒ سے
زمانہ فیض پایا ہے درِ سردار مرزاؒ سے

ہوا اجمیر سے شاید درِ مرزاؒ پہ آتی ہے
مہک آتی ہے کچھ ایسی گل گلزار مرزاؒ سے

نہیں ہیں دور کی باتیں یہ میرے واسطے واعظ
درِ طیبہ تلک جاتا درِ سردار مرزاؒ سے

اندھیرے کفر کے زاہد بھلا کیا؟ اس پہ آئینگے
ازل سے ہے جو وابستہ درِ انوار مرزاؒ سے

حضرت خواجہ شاہ غلام غوث گلیم پوش چشتی مرزائیؒ

کس نے نہیں پکارا یا غوث پیر چشتیؒ
شیدا جہاں تمہارا یا غوث پیر چشتیؒ

چشم کرم خدارا یا غوث پیر چشتیؒ
عاصی ہوں میں تمہارا یا غوث پیر چشتیؒ

پُر نور کر دیا ہے دل کا ہر ایک گوشہ
روضہ کا ہر نظارہ یا غوث پیر چشتیؒ

اللہ کا کرم ہے قسمت سے مل گیا ہے
یہ آستاں تمہارا یا غوث پیر چشتیؒ

رہنے دو اپنے در پہ خواجہؒ پڑا رہوں گا
ہوگا میرا گذارا یا غوث پیر چشتیؒ

دیکھو گدا ہوں میں بھی مجھکو بھی کچھ عطا ہو
نعلین کا اتارا یا غوث پیر چشتیؒ

صدقہ نبیؐ کا مجھ کو ایسا کوئی دلا دو
مانگوں نہ پھر دوبارا یا غوث پیر چشتیؒ

ہم جیسے بے کسوں کو اپنا بنا لیا ہے
احسان ہے تمہارا یا غوث پیر چشتیؒ

مرزاؒ کا واسطہ ہے زاہد کی لاج رکھنا
شیدا ہے یہ تمہارا یا غوث پیر چشتیؒ

حسنِ عقیدت

ہونٹوں سے نہیں دل سے اقرارِ گلیمیؔ ہے — کھلتے ہیں جہاں دل وہ گلزارِ گلیمیؔ ہے

اے بادِ صبا اس جا آتا ہے سنبھل کر آ — آداب رہے قائم دربارِ گلیمیؔ ہے

قرآن کی حکمت بھی عرفان و حقیقت بھی — فیضانِ ولایت کا گفتارِ گلیمیؔ ہے

دنیا کی بہاروں میں کیا اسکا بہلتا دل — وہ جس کی نگاہوں میں گلزارِ گلیمیؔ ہے

وہ شکل و شباہت سے ہیں غوثِ پیا جیسے — حافظ ہیں کہیں مرزا سردارِ گلیمیؔ ہے

کیا میرے تخیل سے ہو فکرِ خرد آگے — پرواز تخیل میں رفتارِ گلیمیؔ ہے

کیا فکر کوئی زاہد کیا خوف زمانے کا
جب ساتھ میرے حافظ سردارِ گلیمیؔ ہے

از سید خواجہ سعید الزماں فیضؔ

فیضِ نظر

دل جب سے ہوا شیدا مرشدنا گلیمیؔ کا — آنکھوں میں بسا چہرہ مرشدنا گلیمیؔ کا

دنیا سے غرض ہے نہ دولت کی ضرورت ہے — کافی ہے مجھے سایا مرشدنا گلیمیؔ کا

حسرت سے زمانہ یہ تکتا ہے میری صورت — جب سے کہ میں کہلایا مرشدنا گلیمیؔ کا

الفاظ کی بندش یہ پرواز تخیل کی — ہے فیضِ نظر سارا مرشدنا گلیمیؔ کا

اے فیضؔ تجھے دیکھا جس نے بھی یہ کہہ ڈالا
آتا ہے وہ دیوانہ مرشدنا گلیمیؔ کا

مناجات

یا الٰہی حمد تیری فرض ہے — بعد اسکے یہ ہماری عرض ہے
یا الٰہی از برائے مصطفےٰ — میری ہر مشکل کا تو مشکل کشا
یا الٰہی از برائے بوتراب — ہو میری بخشش گناہ ہیں بے حساب
یا الٰہی واسطے خواجہ حسن — ہو میرے ایمان کا تازہ چمن
از برائے واحد حق باخدا — رنج و غم سے کیجیئے مجھکو رہا
پھر فضیل پارسا کے واسطے — رکھ طریق صدق پر قائم مجھے
شاہ ابراہیم ادھم کے واسطے — مت گرانا چشم عالم سے مجھے
واسطہ خواجہ سدید الدین کا — یا الٰہی مجھ کو ہر شر سے بچا
واسطے خواجہ ھبیرہ نیک نام — یا الٰہی ہو مسلماں شاد کام
خواجہ ممشاد آں عالی مقام — یا خدا دنیا میں رکھ تو نیک نام
حضرت اسحاق شامی نیک ذات — واسطے ان کے ہماری ہو نجات
بو احمد سر چشتیاں کا واسطہ — بے سہاروں کو سہارا ہو عطا
از پئے ابدال چشتی باخدا — تنگ دستی سے مجھے کیجیے رہا
بحر خواجہ ناصر الدین باصفا — تندرستی بے کسوں کو ہو عطا
خواجہ مودود کا ہے واسطہ — ہو مجھے ایمان کی دولت عطا
کچھ شریف زندنی کی یاد میں — درد پیدا ہو دل ناشاد میں

از پئے عثمانؒ ھارونی مجھے — چین دل کو روح کو راحت ملے

ہوں غلام خواجۂ ہندالولیؒ — دے دے صدقہ از پئے ابن علیؓ

بحر قطب الدینؒ کاکی بختیار — بھر دے دل کو تو دتے سے بیروزگار

ہو فریدالدینؒ کی چشم کرم — حاسدوں کے دور ہوں ظلم و ستم

واسطہ خواجہ نظام الدینؒ کا — قلب کو دولت یقیں کی ہو عطا

شاہ نصیر الدینؒ چراغ دہلویؒ — مسکرا دے یا خدا دل کی کلی

از برائے شاہ کمال الدینؒ پیرؒ — دستگیری کر مری رب قدیر

واسطہ ہے شاہ سراج الدینؒ کا — دین میں کامل مجھے مولا بنا

از برائے شاہ علیم الدینؒ پیر — علم و حکمت کر عطا رب قدیر

واسطہ محمود راجنؒ شاہ کا — دین و دنیا کی مرادیں کر عطا

واسطہ خواجہ جمال الدینؒ کا — کر دے میرے دل کا پورا مدعا

دے حسن خواجہ محمدؒ کا کوئی — ایسا صدقہ جس میں ہو کچھ نہ کمی

از برائے شیخ محمدؒ یا خدا — واسطے سے کر مدد روز جزا

از برائے شیخ یحییٰؒ باکمال — دور ہو دل سے مرے رنج و ملال

از برائے شاہ کلیم اللہؒ پیر — یا الٰہی ہو میرا زندہ ضمیر

شاہ نظام الدینؒ چشتی نیک خو — واسطے ان کے مجھے رکھ سرخرو

از پئے فخر جہاںؒ عالی مقام — ہو زباں پر نام تیرا صبح و شام

از پئے نور محمدؒ مہارویؒ — ہر قدم پہ ہو ہماری رہبری

شاہ سلیمانؒ تونسوی کی ہے قسم — مجھ پہ ہو جائے کرم پھر ہو کرم

از پئے حافظ محمدؒ یا علیؓ — دین و دنیا میں ملے کچھ بہتری

بحر سردار بیگ رح یارب کریم — رحم کر حالت پہ میری یا رحیم
میں غلام غوث رح ہوں پروردگار — نہ بنا روزِ قیامت شرمسار
ہے غلام احمد کلیمی نیک ذات — واسطے سے انکے ہو جائے نجات
التجا ہے از پئے خیر البشر — قوم مسلم ہو نہ رسوا دربدر
غمزدوں کے دل کو مولیٰ شاد کر — قیدیوں کو قید سے آزاد کر
تو نہالوں کی تو کر عمریں دراز — کر جوانوں کو تو مولیٰ سرفراز
ہو ہمارا ہر عمل قرآن پہ — رکھ ہمیں قائم سدا ایمان پر
خاتمہ بالخیر ہو ایمان پر — از برائے سید خیر البشر
ہے یہ میری التجا رب کریم — رحم کر حالت پہ میری یا رحیم

مشکلیں زاہد کی یارب دور ہوں
مدعائے دل ہے یہ منظور ہوں

سلام بحضور خواجۂ ہند

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

محبوبِ حق کے دلبر خواجہؒ سلام لیجے
اے دینِ حق کے رہبر خواجہؒ سلام لیجے

اے ہند کی زمیں سے ظلمت مٹانے والے
اے ہند کے پیمبر خواجہؒ سلام لیجے

اے فاطمہؓ کے پیارے نورِ نظر علیؓ کے
اے وارثِ پیمبر خواجہؒ سلام لیجے

مجھ جیسے بے کسوں کو اپنا بنانے والے
داتا غریب پرور خواجہؒ سلام لیجے

دیکھا نہیں یہاں پہ ہم نے کسی ولی کو
تم سا بلند و برتر خواجہؒ سلام لیجے

ہر آس میری ٹوٹی آنکھوں میں ہے نمی سی
غم کا ہے بوجھ دل پر خواجہ سلام لیجے

چشمِ کرم سے دم میں بن جائیگا یقیناً
اجڑا میرا مقدر خواجہ سلام لیجے

یہ حالِ زار زاہدؔ پہنچے تمہارے در تک
آیا ہوں آس لیکر خواجہ سلام لیجے

سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

حضورِ اکرم سلام لیجئے — رسولِ اعظم سلام لیجئے
ہے تم سے آدم کی شان و عظمت — اے فخرِ آدم سلام لیجئے
بنے ہیں عالم تمہاری خاطر — اے جانِ عالم سلام لیجئے
تمہارے قدموں کی دھول آقا — یہ ماہ و انجم سلام لیجئے
تمہارے گیسو کا ہے اتارا — یہ پھول و شبنم سلام لیجئے
تمہارے روضہ کی سمت دیکھے — یہ چشمِ پُر نم سلام لیجئے
بس ایک پل میں ہمارے آقا — مٹیں گے سب غم سلام لیجئے

یہ دے رہا ہے صدائیں زاہد
تم ہی کو پیہم سلام لیجئے